الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

دار الافتاء والقضاء

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

Name :	**Maleha**	Serial No :	**32551**	MODE: **Regular**
Address :	**Khi**	Date :	**1/9/2018**	
Subject :	**اوراد و وظائف**	Contact No:		
Writer :	دبیر محمد	Email :		

Asslam o alaikim. Mai ye pochna chahti hon k kya wazeefay prhna khas maqasid k liye and kya ye jaiz ha for example jasey k aulad k husool k liye ya phir, shadi na ho rhi ho us k liye nez her trha k jaiz mamlat jin ki juldi hojany k khwahish ho kya us k liye lmbay lambay wazifay prhna kesa ha? kya tadad ka adado shumar zarori ha? Agr 100 bar likha ha to 100 times he prhna ha or kya wazeefy prhna hadees se sabit ha .n ıny panjsurah ma ye wazifa dekha jo roz 1200 dafa prhna hota ha khas maqasid k liye" ya badi al ajaibi bil kheri Ya badioo"..kya waqai agr ek b ginti km ho wazife ki to pora nhee hota...

السلام علیکم! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وظائف پڑھنا خاص مقصد کے لئے اور کیا یہ جائز ہے جیسا کہ اولاد کے حصول کیلئے یا پھر شادی نہ ہو رہی ہو اسکے لئے نیز ہر طرح کے جائز معاملات جنکے جلد ہوجانے کی خواہش ہو کیا اس کیلئے لمبے لمبے وظائف پڑھنا جائز ہے؟ کیا تعداد کا اعداد و شمار ضروری ہے؟ اگر سو بار لکھا ہے تو سو بار ہی پڑھنا ہے اور کیا وظائف پڑھنا حدیث سے ثابت ہے؟ میں نے "پنج سورۃ" میں یہ وظیفہ دیکھا جو روزانہ سو دفعہ پڑھنا ہوتا ہے خاص مقصد کے لئے "یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع" کیا واقعی اگر ایک بھی گنتی کم ہو وظیفے کی تو پورا نہیں ہوتا؟

الجواب حامداً و مصلیاً

بعض بیماریوں سے شفایاب ہونے کیلئے احادیث مبارکہ میں تعداد کی صراحت کے ساتھ وظائف بتائے گئے ہیں، لیکن مختلف مشکلات و پریشانیوں سے نجات یا حاجات پورا ہونے کیلئے عامل حضرات جو وظائف تعداد کی صراحت کے ساتھ بتاتے ہیں یہ انکے تجربات کی بنیاد پر ہوتا ہے جو وہ مسئلہ کی نوعیت کو دیکھ کر بطور علاج تجویز کرتے ہیں اس لئے عامل حضرات کے بتائے گئے وظائف اگر غیر شرعی امور پر مشتمل نہ ہوں تو انکی ہدایات کے مطابق اس پر عمل کرنا چاہئے لیکن شرعاً یہ کوئی لازم نہیں۔

کما فی مرقاۃ المفاتیح تحت ("هو من عمل الشيطان"): النوع الذی کان اهل الجاهلية يعالجون به و يعتقدون فيه، واما ما كان من الآيات القرآنية والاسماء والصفات الربانية والدعوات المأثورة النبوية فلا بأس، بل يستحب سواء كان تعويذا او رقية او نشرة اهـ (ج ۸، ص ۳۲۱)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

پیر محمد عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی

۳۰ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

بندہ بادر جان نعمان دامت بکم

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۳ / ۵ / ۱۴۳۹

الجواب صحیح

بندہ سیف اللہ جمیل

دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ

۲۳ / ۵ / ۱۴۳۹

دار الافتاء ۳۲۵۵۱ ۱۴۳۹/۵/۲۳

رئیس

رئیس

21/1/2018